Date: ____________

پیغمبر امن کے داعی

ابتدائیہ

حضرت محمدؐ کی سیرت طیبہ کا ایک اہم پہلو آپ کا امن کو پسند کرنا ہے۔ آپؐ کا سلامتی اور صلح کو فروغ دینا، زندگی کے ہر پہلو میں امن کی تعلیمات نمایاں ہیں۔ خواہ وہ مکی زندگی ہو یا مدنی زندگی، قبل از بعثت ہو یا بعد از بعثت ہو۔ آپ نے ہمیشہ لوگوں کو محبت، رواداری اور آپ کی تعلیمات میں انصاف ~~انصاف~~ کی راہ دکھائی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی صلح کی طرف مائل ہو جاؤ۔"

آپؐ کی امن و مفاہمت کے ساتھ وابستگی کے کچھ سرخ باب

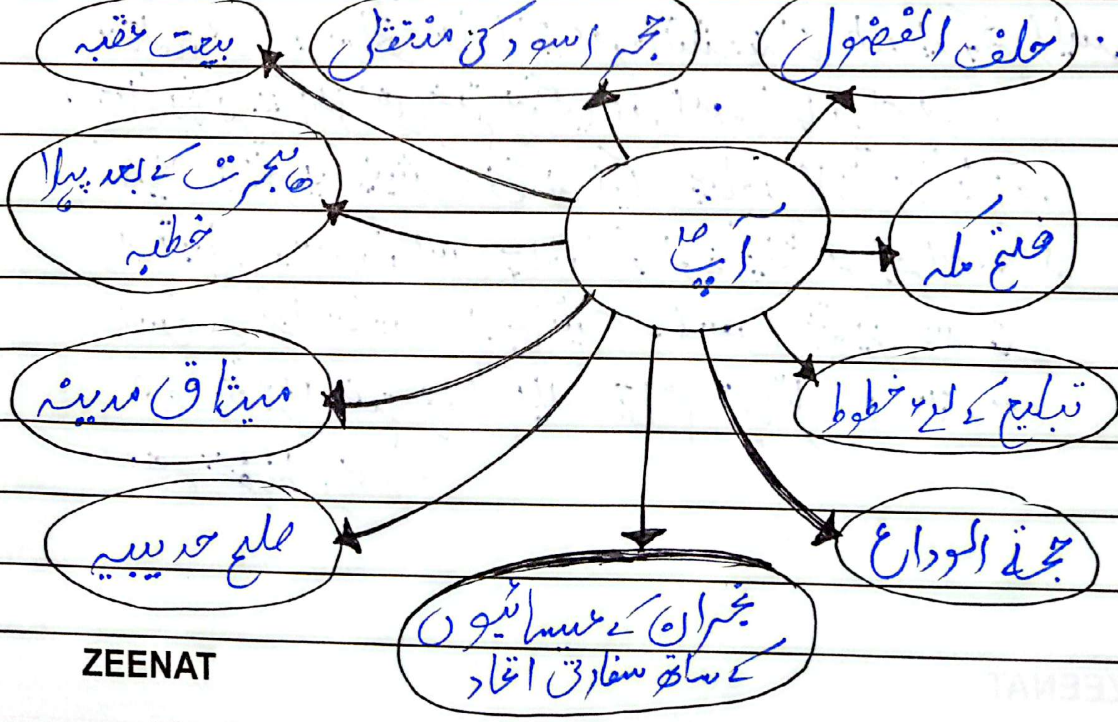

ZEENAT

Date: ____________

حلف الفضول:

یہ معاہدہ اسلام سے پہلے طے پایا تھا جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ آپ ﷺ نبوت ملنے سے پہلے بھی امن کے داعی تھے۔ حلف الفضول عبداللہ بن جدعان کے مکان میں طے پایا تھا جس کے تحت مکہ میں جو بھی مظلوم نظر آئے گا خواہ مکہ کا رہنے والا ہو یا کہیں اور کا، یہ سب اس کی مدد اور حمایت میں اٹھ کھڑے ہوں گے اور اس کا حق دلوا کر رہیں گے۔ اس معاہدے کا ذکر آپ ﷺ نے شرفِ رسالت کے بعد بھی کیا اور فرمایا کہ:

"میں عبداللہ بن جدعان کے مکان پر ایک ایسے معاہدے میں شریک تھا کہ مجھے اس کے عوض سرخ اونٹ بھی پسند نہیں اور اگر اسلام میں اس عہد و پیمان کے لیے مجھے بلایا جاتا تو میں لبیک کہتا۔"

حجرِ اسود کی منتقلی:

خانہ کعبہ کی تعمیر کے دوران حجرِ اسود کی تنصیب کا مسئلہ پیش آیا جس کو آپ ﷺ نے عقلمندی کے ساتھ مدبرانہ اور دانشمندانہ طور پر کچھ ایسے حل کیا کہ جھگڑا بھی ختم ہو گیا اور امن کا قیام ہوا۔ آپ ﷺ نے تجویز پیش کی کہ ایک چادر لائی جائے اور ہر قبیلے کے سردار اس چادر کے کونے پکڑ کر حجرِ اسود کو اس کی جگہ تک لے جائیں۔ اس تجویز سے نہ صرف جھگڑا ختم ہوا بلکہ تمام قبائل کی عزت بھی محفوظ رہی۔

ہجرت کے بعد پہلا جمعہ کا خطبہ اور امن کی تلقین:

جب آپ ﷺ قبا سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے وادی بنی سالم بن عوف میں پہلی جمعہ کی نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ اس جگہ کو مسجد الجمعہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس نماز میں تقریباً ۱۰۰ صحابہ نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ اس خطبے میں آپ ﷺ نے امن کا درس دیا اور انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ قائم کرنے کی تلقین تاکہ مدینہ میں ایک ایسا معاشرہ قائم ہو جس میں امن، انصاف، بھائی چارہ اور باہمی عزت کا دور دورہ ہو۔

صلح حدیبیہ:

یہ ایک ایسا امن معاہدہ ہے جو آپ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب سے لکھوایا۔ صلح حدیبیہ تک مسلمان کافی طاقتور ہو چکے تھے لیکن اس وقت جنگ کی تیاری کے ساتھ نہیں آئے تھے

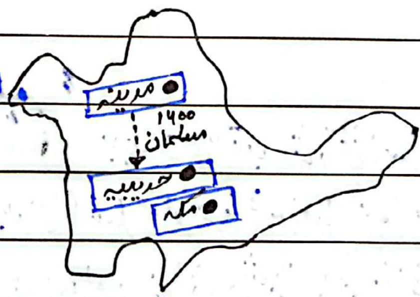

ان 1400 مسلمانوں میں سے کچھ ایسے مسلمان بھی تھے جن کو معاہدے کی شرائط پسند نہیں تھیں مثلاً" اگر کوئی مسلمان مکہ کے لوگوں کے پاس چلا جائے گا تو اُسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ مگر کوئی مشرک مسلمان ہو کر اپنے بزرگوں کی اجازت کے بغیر مدینہ چلا

Date:

جائے تو اسے واپس کیا جائے گا۔ مگر حضرت محمد ﷺ کی دانشمندی سے صلح کا معاہدہ ہو گیا۔ اس کی بنیادی شق یہ تھی کہ دس سال تک جنگ نہیں لڑی جائے گی۔ اور مسلمان اس سال واپس چلے جائیں گے اور عمرہ کے لیے اگلے سال آئے گے۔ اس معاہدہ سے جنگی حالات پیدا ہونے سے بچاؤ ہوا اور امن قائم کرنے کے لیے یہ معاہدہ بہت سود مند ثابت ہوا۔

میثاق مدینہ:

یہ ایک ایسا پہلا تحریری معاہدہ تھا جس نے آج سے چودہ سو سال قبل انسانی معاشرے میں ایک ایسا ضابطہ قائم کیا جس سے شرکائے معاہدہ میں سے ہر گروہ اور ہر فرد کو اپنے اپنے عقیدے پر کاربند رہتے ہوئے آزادی کا حق حاصل ہوا۔ میثاق مدینہ نہ صرف پہلی اسلامی ریاست کا اساسی دستور ہے بلکہ عالمی تہذیب و تمدن کی تاریخ میں بھی ایک نمایاں اور عدیم النظیر پیش رفت ہے۔ اور اس میں طے کردہ اصولوں کی روشنی میں ایک مثالی اسلامی مملکت کی تشکیل ہوئی۔ اس منشور مدینہ کے ذریعہ ہم آج بھی دنیا میں اور پاکستان میں کو امن، بقائے باہمی اور فلاح کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔

بیعت عقبہ:

بیعت عقبہ تاریخ اسلام کا ایک پہلو ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں اشاعت اسلام کو فروغ حاصل ہوا وہیں مدینے میں "اوس" اور "خزرج" قبائل کی صدیوں پرانی دشمنی کا بھی خاتمہ ہوا۔ مسلمانوں کی راہ ہموار ہوئی اور مدینہ پر یہودیوں کے سیاسی، مذہبی اور معاشی غلبے کا خاتمہ ہو گیا۔ یہ بیعت دراصل تاریخ اسلام کے سب سے عظیم واقعے ہجرت کی تمہید ہے جسکے نتیجے میں مسلمانوں نے عرب میں پہلی بار تقویت حاصل کی۔ اور مدینہ پہلی اسلامی ریاست بنا۔

Date: ______________

عہد نامہ نجران:

بنی کریمؐ کا اہل نجران کے ساتھ
سفارتی معاہدہ پرامن اور بین المذاہب تعلقات کی ایک اہم
مثال ہے۔ اس معاہدے کے تحت نجران کے عیسائیوں کی حفاظت،
مذہبی آزادی اور جائیداد کے حقوق کی ضمانت دی گئی۔ اس کے بدلے
انہوں نے اطاعت اور جزیہ دینے کا وعدہ کیا۔ یہ معاہدہ آپؐ
کے دوسرے مذاہب کے ساتھ پرامن تعلقات کے عزم کو ظاہر
کرتا ہے۔

فتح مکہ:

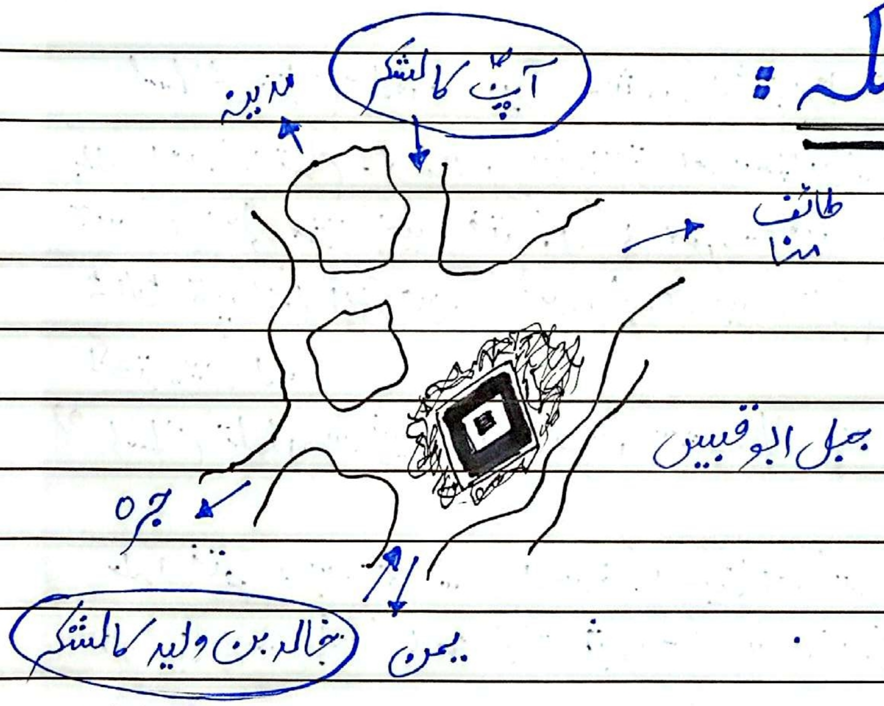

فتح مکہ جسے فتح عظیم بھی کہا جاتا ہے 20 رمضان 8 ہجری کو ہوئی
اس میں مسلمانوں نے بغیر کسی بڑی جنگ کے مکہ فتح کیا۔ اس کی وجہ
قریش مکہ کی طرف سے صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی تھی۔ کفار نے آپؐ کے
کے حلیف قبیلے بنو خزاعہ پر حملہ کیا تھا جس کے نتیجے میں آپؐ دس
ہزار صحابہ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک
کیا۔ فتح مکہ نے جزیرہ نما عرب میں اسلام کے پھیلاؤ میں اہم کردار
ادا کیا۔ اس فتح کے بعد مکہ میں عام معافی کا اعلان کر دیا گیا۔

ZEENAT

Date: ____________

"إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا" (سورۃ الفتح آیت نمبر 1)
ہم نے تم کو فتح دی۔ فتح بھی صریح و صاف۔

فتح مکہ کے بعد امن کا یہ عالم تھا کہ ابو سفیان جو ایک وقت میں اسلام کا بہت بڑا دشمن تھا اسی کے گھر کو دارالامن کا درجہ دے کر فرمایا گیا کہ

"جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو گیا وہ دارالامن میں داخل ہو گیا"

اسلامی نظام حکومت میں دشمن کو ختم کرنا مقصد نہیں رہا بلکہ امن کا قیام، زندہ رہنے کا حق اور سوچنے پر مجبور کرنا رہا ہے، جس کی اعلیٰ مثال ہمیں فتح مکہ کی صورت میں ملتی ہے۔
ڈاکٹر حمید اللہ اپنی کتاب "عہد نبوی میں نظام حکمرانی" میں لکھتے ہیں کہ:
"اسلام تلوار سے نہیں بلکہ کردار سے پھیلا ہے"۔

مکہ کی فتح کے بعد بھی سب کو معاف کر دینا اور کسی سے کوئی بدلہ نہ لینا اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ آپ ﷺ پیغمبر امن ہیں۔

"لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ"
تم سے کوئی بدلہ نہیں ہو گا (سورۃ الیوسف: 92)

آپ ﷺ نے 27 غزوات میں شرکت کی لیکن کوئی بھی جنگ، جنگ برائے جنگ نہیں تھی بلکہ کچھ دفاعی اور دکھ مصلحتی جنگیں تھیں کیونکہ آپ ﷺ جنگ کرنے کے بجائے امن معاہدے

Date: ____________

کو ترجیح دیتے تھے۔ حتیٰ کہ جو غزوات لڑی ان میں بھی
جنگی قیدیوں سے اصول دیے۔

خطبہ حجۃ الوداع:

1- جان و مال کی حرمت

یہ خطبہ انسانی جان اور املاک کی حرمت کو واضح کرتا ہے اور ظلم اور زیادتی سے روکتا ہے۔

"جس طرح یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر مقدس ہیں، اسی طرح ہر مسلمان کی جان و مال بھی مقدس ہے۔"

2- انسانیت اور بھائی چارہ

نسل، رنگ اور قومیت کی بنیاد پر تفریق کو ختم کر کے باہمی امن و محبت کو فروغ دیا۔

"تمام انسان آدم اور حوا کی اولاد ہیں کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب۔"

3- سود اور ظلم کی ممانعت

معاشی انصاف اور برابری کی تعلیم دی جو کہ معاشرتی امن کی بنیاد ہے

"اللہ نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے"

4- عورتوں کے حقوق اور حسن سلوک

گھریلو امن و سکون کے لئے عورتوں کے ساتھ عزت و احترام کا پیغام دیا۔

"عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، کیونکہ وہ تمہاری مددگار اور شریک حیات ہیں۔"

5- معافی اور صلح کی تلقین

قبائلی دشمنی اور انتقام کی روایت کو ختم کر کے صلح کی راہ ہموار کی۔

"زمانہ جاہلیت کے قتل و خون کے تمام دعوے آج ختم کیے جاتے ہیں۔"

درج بالا خطبہ حجۃ الوداع کے اہم نکات یہ ثابت کرتے ہیں کہ ~~یہ خطبہ~~ آپ ﷺ امن، انصاف اور انسانی عظمت کا پیغام لے کر آئے۔

Date: ____________

خطوط کے ذریعے پُرامن تبلیغ :

حضرت محمدؐ کا مختلف بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دینے کا طریقہ نہایت پُرامن اور سفارتی تھا، جس میں عدم تشدد اور مکالمے کو ترجیح دی گئی۔ آپؐ نے جنگ کے بجائے ہرقل (روم)، نجاشی (حبشہ) اور دیگر بادشاہوں کو خوشدلانہ انداز میں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جس میں امن کا پیغام دیا گیا۔ جیسا کہ آپؐ نے فرمایا:

"اسلام قبول کرو، تم محفوظ رہو گے۔" (صحیح بخاری: 2940)

یہ طریقہ نہ صرف بین المذاہب رواداری کو فروغ دیتا ہے بلکہ بین الاقوامی تعلقات میں امن و مفاہمت کی بنیاد بھی رکھتا ہے۔

"اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ دعوت دو، اور اُن سے ایسے طریقے سے بحث کرو جو بہترین ہو۔" (سورۃ النحل: 16،125)

یوں نبی کریمؐ کی یہ حکمت عملی بھی امن کا پہلو اجاگر کرتی ہے۔

حدیبیہ سے انسانیت تک : نبیؐ کا امن کا خاکہ۔

تنقیدی جائزہ :

نبی کریمؐ کی زندگی امن، رواداری اور انصاف کی عملی تصویر ہے۔ جس کی اہمیت آج کے عالمی تناظر میں مزید بڑھ جاتی ہے۔ آپؐ نے صلح حدیبیہ کے ذریعے جنگ کو روکا جو آج کے دوحا معاہدے (افغانستان) جیسے سفارتی اقدامات سے مشابہت رکھتا ہے۔ میثاقِ مدینہ میں اقلیتوں کو مساوی حقوق

Date: ____________

دیے گئے۔ جو جنوبی افریقہ کے آئین میں نظر آتے ہیں۔ آپ ﷺ کے بین المذاہب مکالمے کی پالیسی آج کے اقوام متحدہ کے "Alliance of Civilizations" جیسے منصوبوں میں عملی صورت اختیار کرتی ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"وہ شخص مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہ ہو۔"

(صحیح بخاری)

یہ آج کے پاکستان کے احساس پروگرام جیسے اقدامات میں جھلکتا ہے، جو سماجی ہم آہنگی اور فلاح عامہ کو فروغ دیتا ہے۔

تنقیدی طور پر دیکھا جائے تو نبی کریم ﷺ نے جنگی حالات میں بھی کم سے کم طاقت کا استعمال کیا، اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کیا اور مذاہب کے درمیان مفاہمت کو فروغ دیا۔ آپ ﷺ کی حکمت عملی نہ صرف مذہبی انتہاپسندی کے خلاف ایک موثر جواب ہے بلکہ بین الاقوامی تعلقات، انسانی حقوق، اور پائیدار امن کے لیے قابل عمل فریم ورک بھی فراہم کرتی ہے۔

جامع خلاصہ:

نبی کریم ﷺ کی زندگی ایک ایسی عملی راہنمائی فراہم کرتی ہے جو آج کے منقسم اور انتشار زدہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لیے مشعل راہ ہے۔ آپ ﷺ کے اقدامات الہامی ہدایت اور انسانی ہمدردی پر مبنی تھے۔ جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حقیقی قیادت طاقت کے مظاہرے میں نہیں بلکہ امن اور ہم آہنگی کے فروغ میں ہے اور اسی لیے آپ ﷺ کو پیغمبرِ امن کہا گیا ہے۔